بِسۡمِ ٱللّٰهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

سُبْحَانَكَ لَا عِلْمَ لَنَآ اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا ؕ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ

مختصر اور جامع تفسیری نکات

تذکیر بالقرآن

Reflections from Qur'an

قرآن مجید کی منتخب آیات کی تفسیر

A Summary of Qur'anic Teachings

Part – 14

English - Urdu

حافظ محمد ابو بکر سجاد علوی (خطیب لندن)

Seymour Road

London,

United Kingdom

Telephone: +44 7853099327

پارہ – 14

قرآن مجید کا چودھواں پارہ سورۃ الحجر اور سورۃ النحل پر مشتمل ہے

اہم تفسیری نکات

سورۃ الحجر

Chapter - 14: The Valley of Stone

The Valley of Stone: It was inhabited by the tribe of Thamud (mentioned in Verses: 80-84), who carved palaces and dwellings out of the rocks.

بعد از مرگ پشیمانی

۔۔۔لَوْ كَانُوْا مُسْلِمِيْنَ۔

کاش ہم نے دنیا میں اللہ کی فرمانبرداری کی ہوتی (سچے مسلمان بنتے)۔(حجر۔2)

سراب زندگی: خواب غفلت میں پڑے لوگ

ذَرْهُمْ يَأْكُلُوْا وَيَتَمَتَّعُوْا وَيُلْهِهِمُ الْاَمَلُ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ۔ (الحجر۔3)

آپ (غمگین نہ ہوں) انہیں ان کی حالت پر چھوڑ دو کہ یہ خوب کھالیں، مزے اڑالیں، اور خیالی امیدیں انہیں غفلت میں ڈالے رکھیں، کیونکہ عنقریب انہیں پتہ چل جائے گا (کہ حقیقت کیا تھی)۔

Leave them alone, to enjoy (the good things of this life) and to please themselves: let (false) hope amuse them: for they will soon know. (15:3)

اس آیت سے معلوم ہوا کہ کھانے پینے کو مقصد اور اصلی مشغلہ بنالینا اور دنیاوی عیش و عشرت کے سامان میں فکر آخرت سے غافل ہو جانا سخت مذموم ہے۔ایسا طرز عمل انہیں لوگوں کا ہوتا ہے جن کا آخرت اور اس کے حساب و کتاب اور جزا و سزا پر سچا ایمان نہیں ہوتا۔ایک صاحب ایمان بھی کھاتا پیتا ہے اور معاش کا بقدر ضرورت سامان کرتا ہے اور آئندہ کاروبار کے منصوبے بھی بناتا ہے مگر موت اور فکر آخرت سے غافل ہو کر یہ کام نہیں کرتا۔اسے ہر کام میں حلال و حرام کی فکر رہتی ہے۔

حدیث: نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ چار چیزیں انسان کی بد بختی اور بد نصیبی کی علامت ہیں:

1۔آنکھوں سے آنسو جاری نہ ہونا(یعنی اپنے گناہوں،غفلتوں پر نادم ہو کر نہ رونا)۔

2۔دل کا سخت ہو جانا یعنی قساوت قلبی۔

3۔طول امل

4۔دنیا کی حرص۔

(قرطبی عن مسند البزار عن انس)

اور طول امل کا مطلب یہ ہے کہ دنیا کی محبت اور حرص میں انہماک اور موت و آخرت سے بے فکری کے ساتھ دور دراز کے منصوبے بنائے جائیں(قرطبی)۔لہٰذا جو منصوبے دینی مقاصد کے لئے یا کسی قوم و ملک کی آئندہ ترقی و مفاد کے لئے بنائے جاتے ہیں وہ اس میں داخل نہیں۔

دین کا مذاق اڑانے والوں کو تنبیہ،

قرآن کی حفاظت کی ذمہ داری

اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ

ہم نے ہی اس قرآن کو نازل فرمایا ہے اور ہم ہی اس کے محافظ ہیں۔(الحجر۔9)

Protection of Qur’an

It is certainly We Who have revealed the Reminder, and it is certainly We Who will preserve it. (15:9)

کتاب الٰہی کی کیسے حفاظت کی گئی؟

1۔ قرآن کی کا متن: یعنی اس کے بعینہ وہ الفاظ جو اللہ رب العزت نے حضرت جبرئیل علیہ السلام کے واسطہ سے یا وحی کے کسی اور طریق سے نبی آخر الزماں ﷺ پر نازل کئے ان کو لکھ کر اور یاد کر کے محفوظ کیا گیا۔ سب سے پہلے حفظِ قرآن مکمل کرنے والے حضرت عثمان ابن عفان رضی اللہ عنہ ہیں۔

2۔ تدوین قرآن: دورِ نبویؐ کے بعد دورِ ابی بکر میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ، اور دیگر صحابہ کے کے مشورے سے اس کی تدوین عمل میں آئی، یعنی اس کو یکجا کر لیا گیا اور دورِ عثمانی میں اس کی "تنسیخ" عمل میں آئی، یعنی اس کے مختلف نسخے بنا کر کوفہ، بصرہ، شام، مکہ وغیرہ جہاں جہاں مسلمان آباد تھے بھیج دیے گئے۔

3۔ معنی و مفہوم کی حفاظت: جہاں اللہ رب العزت نے اس کے متن کی حفاظت کی، وہیں اس کے معنی و مفہوم اور مراد کی حفاظت کا بھی انتظام کیا۔ نبی کریم ﷺ نے قرآن کی جو تفسیر کی جسے تفسیر بالمأثور کہا جاتا ہے جسے دوسرے الفاظ میں تفسیر بالحدیث کہا جاتا ہے۔

4۔ لسان القرآن عربی کی حفاظت: قرآن کے الفاظ و معانی کے ساتھ ساتھ، وہ جس زبان میں نازل ہوا، وہ زبان یعنی عربی زبان بھی محفوظ۔ اگر آپ لسانیات کی تاریخ کا مطالعہ کریں تو معلوم ہو گا دنیا کی کوئی زبان تین چار سو سال سے زیادہ محفوظ نہ رہ سکی، یا تو وہ ختم ہو گئی یا کسی دوسری زبان میں ضم ہو گئی، یا ایسے تغیر و تبدل کی شکار ہو گئی کہ اس کی پہلی ہیئت باقی نہ رہ سکی، مگر عربی زبان توجہ و عنایت کا ایسا شہ کار ہے، جو بیان سے باہر ہے۔ امت کا ایک ایسا طبقہ وجود میں آیا، جس نے اپنی زندگیاں اسی زبان کی حفاظت و ترویج میں وقف کر دیں۔ عربی گرائمر یعنی صرف و نحو کے اصول وضع کئے گئے۔ اس علم و فن پر گرانقدر کتابیں لکھی گئیں جن کی برکت سے آج بھی عربی زبان اسی اصل ہیئت پر باقی ہے، جس ہیئت پر وہ نزول قرآن کے وقت تھی۔ جس کا فائدہ یہ ہے کہ آج بھی اگر کوئی غیر عربی قرآن کا لفظ بہ لفظ ترجمہ سیکھنا چاہے تو وہ سیکھ سکتا ہے۔

5۔ قرآن کے ماحول کی حفاظت: جس ماحول میں قرآن کا نزول ہوا، جس سیاق و سباق میں آیتیں نازل ہوئی، اس ماحول کو بھی تحفظ اور دوام بخشا گیا، حدیث کے ذخیرے نے ہر آیت کا شان نزول وہ پورا ماحول اس کی منظر کشی اور نقشہ کشی ہمارے سامنے رکھ دی۔ جب طالب حدیث اس کو پڑھتا ہے، تو اس کے سامنے چشم تصور میں وہ سارا منظر متشکل ہو کر آجاتا ہے، جس منظر میں قرآن کریم نازل ہوا۔ اس کو علم حدیث میں حدیثِ مسلسل بھی کہا جاتا ہے کہ نفسیاتی اور جذباتی طور پر انسان اس ماحول میں چلا جاتا ہے، جس ماحول میں رسول اللہؐ اس بات کو بیان فرما رہے تھے۔

6۔ سیرت نبویؐ کی حفاظت

7۔حالات و آثار صحابہ کی حفاظت: قرآن کے نزول کے وقت اس کے اولین مخاطب اور اس کے اولین حاملین حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین جو براہِ راست مخاطب تھے، قرآن کی حفاظت کے لیے اللہ نے ایک انتظام اور بندوبست یہ بھی کیا کہ حضرات صحابہ کرام کے حالات کو محفوظ کروالیا جو قرآن کو سمجھنے کیلئے معاون ہے۔

8۔فن اسماء الرجال: یعنی راویان حدیث کے حالات اور بائیوڈیٹا کو محفوظ کیا گیا۔ یہ کون تھے؟ کس زمانہ میں پیدا ہوئے؟ ان کی شخصیت کس درجہ کی تھی؟ ان کا علم و فضل کس درجہ کا تھا؟ انہوں نے کس کس سے کسبِ فیض کیا؟ ان کا حافظہ کیسا تھا؟ ان میں کیا اچھائیاں تھیں وغیرہ۔ اس کو فن اسماء رجال کہا جاتا ہے۔ سے تعبیر کیا گیا۔ یہ ایسا فن ہے کہ اس کی مثال دنیا کے کسی مذہبی و غیر مذہبی فن میں نہیں ملتی، نہ مذہبی علوم میں اس کی مثال اور نہ غیر مذہبی علوم میں۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ یہ وہ چیزیں ہیں، جس کو قرآن کی حفاظت کی خاطر اللہ رب العزت نے حیرت انگیز انداز میں تحفظ بخشا، اور اپنے کامل قدرت کا مظاہرہ کیا، اللہ ہمیں قرآن کی قدردانی کی توفیق عطا فرمائے اور ہمارے ظاہر و باطن کو قرآن کے منشاء کے مطابق بنادے۔ اللھم اجعل القرآن ربیع قلوبنا و جلاء اعیننا۔ آمین یارب العالمین

حضور ﷺ کو تسلّی: انبیاءؑ کی توہین کوئی نئی بات نہیں

وَمَا يَأْتِيْهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ۔

اور ان کے پاس کوئی رسول نہیں آتا تھا مگر یہ کہ وہ اس کے ساتھ مذاق و استہزا کیا کرتے تھے۔(الحجر۔11)

But no messenger ever came to them without being mocked.

نبی اکرم ﷺ کو تسلی دی جارہی ہے کہ صرف آپ ہی کی تکذیب اور استہزا نہیں کیا گیا، ہر رسول کے ساتھ اس کی قوم نے یہی معاملہ کیا۔

حسن کائنات: ستارے اور سیارے

وَلَقَدْ جَعَلْنَا فِى السَّمَآءِ بُرُوْجًا وَّزَيَّنّٰهَا لِلنّٰظِرِيْنَۙ۔

یقیناً ہم نے آسمان میں برج بنائے ہیں اور دیکھنے والوں کے لئے اسے سجادیا گیا ہے۔(الحجر۔16)

Indeed, We have placed within the heaven great stars and have beautified it for the observers.

ستاروں سے متعلق جاہلانہ عقائد

بروج برج کی جمع ہے جس کے معنی ظہور کے ہیں۔ اسی سے تبرج ہے جو عورت کے اظہار زینت کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے۔ یہاں آسمان کے ستاروں کو **بروج** کہا گیا ہے کیونکہ وہ بلند اور ظاہر ہوتے ہیں۔ بعض کہتے ہیں بروج سے مراد شمس و قمر اور دیگر سیاروں کی منزلیں ہیں، جو ان کے لئے مقرر ہیں۔ عرب ان سیاروں کی منزلوں اور ان کے ذریعے سے موسم کا حال معلوم کرتے تھے۔ اس میں کوئی قباحت نہیں لیکن ان سے تغیر پذیر ہونے والے واقعات و حوادث جاننے کا دعوی کرنا، جیسے آج کل لوگوں کی قسمتوں کو ان کے ذریعے سے دیکھا اور سمجھا جاتا ہے بالکل بے بنیاد چیز ہے۔ ان کا کوئی تعلق دنیا میں وقوع پذیر ہونے والے واقعات و حوادث سے نہیں ہوتا، جو کچھ بھی ہوتا ہے، صرف مشیت الٰہی ہی سے ہوتا ہے۔

حدیث: حضورؐ کے دورِ اقدس میں جب سورج گرہن لگا تو اتفاق سے ان ہی دنوں میں نبی اکرمؐ کے صاحبزادے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا تھا، تو بعض لوگوں نے سورج گرہن کو اسی کا سبب قرار دیا، تو رسول اللہؐ نے ان باطل نظریات کی واضح تردید کرتے ہوئے فرمایا: ان القمر و الشمس لایخسفان لموت احد ولا لحیاتہ و لکنہما أیتا ن من أیات اللہ فاذا راوھا فصلوا۔ چاند اور سورج گرہن کسی کی موت یا زندگی سے نہیں لگتا، لیکن یہ اللہ تعالی کی نشانیوں میں سے یہ دو نشانیاں ہیں، پس جب تم ان کو دیکھو تو نماز پڑھو۔ (بخاری شریف)

علامہ بدر الدین عینی رحمۃ اللہ تعالی علیہ اس حدیث پاک کی شرح میں فرماتے ہیں: فی ھذا الحدیث ابطال ما کان اھل الجاھلیۃ یعتقدون من تاثیر الکواکب فی الارض و قال الخطابی کانوا فی الجاھلیۃ یعتقدون ان الکسوف یوجب حدوث تغیر فی الارض من موت و ضرر فاعلم النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ اعتقاد باطل و ان الشمس و القمر خلقان مسخران للہ تعالی لیس لھما سلطان فی غیر ھما و لا قدرۃ الدفع عن انفسھما۔

اس حدیث پاک میں اس بات کو باطل قرار دیا گیا جو اہل جاہلیت اعتقاد رکھتے تھے کہ ستارے زمین میں موثر ہیں اور خطابی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ اہل جاہلیت یہ اعتقاد رکھتے تھے کہ چاند یا سورج گرہن زمین میں موت یا نقصان کرنے کے موجب ہیں، تو حضور نبی کریمؐ نے آگاہ فرمادیا کہ ایسا اعتقاد باطل ہے اور سورج اور چاند اللہ تعالی کی مخلوق اور تسخیر شدہ ہیں اور ان کے غیر میں ان کا کوئی اختیار نہیں اور نہ اپنے سے کچھ دور کرنے کی قدرت رکھتے ہیں۔

بقول شاعر:

ستارہ کیا مری تقدیر کی خبر دے گا

وہ خود فراخی افلاک میں ہے خوار و زبوں

اللہ تعالٰی نے یہاں ان برجوں یا ستاروں کا ذکر اپنی قدرت اور بے مثال صنعت کے طور پر کیا ہے۔علاوہ ازیں یہ واضح کیا ہے کہ یہ آسمان کی زینت بھی ہیں۔

شہاب ثاقب

Asteroids & Shooting Stars

اِلَّا مَنِ اسْتَرَقَ السَّمْعَ فَاَ تْبَعَهٗ شِهَابٌ مُّبِيْنٌ۔

ہاں مگر جو چوری چھپے سننے کی کوشش کرے اس کے پیچھے چمکتا ہوا (شہاب) لگتا ہے۔(الحجر۔18)

Except one who steals a hearing and is pursued by a clear burning flame.

شہاب ثاقب جس کو عرف میں ستارہ ٹوٹنا یا عربی میں انقضاص الکوکب کہتے ہیں' دنیا میں قدیم زمانہ سے ظاہر ہوتا آرہا ہے۔ ان آثار و روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ عہد نبوی میں ان سے دفع شیاطین کا کام بھی لیا جانے لگا۔ قرآن میں شہاب ثاقب کا ذکر ان سے آسمانوں کی حفاظت کا کام لینے کے طور پر آیا ہے۔

یہاں یہ ضروری نہیں کہ جتنے شہاب ثاقب نظر آتے ہیں سب سے ہی یہ کام لیا جاتا ہو۔

ہمارے نظام شمسی میں مریخ اور مشتری کے مدار کے درمیان چکر لگانے والے خلائی پتھر جنہیں "سیارچے" کہا جاتا ہے بعض اوقات زمین کی طرف آجاتے ہیں اور زمین کی فضا سے رگڑ کھانے سے ان میں اتنی حرارت پیدا ہوجاتی ہے کہ وہ جل کر راکھ ہوجاتے ہیں اور اس کی روشنی ہمیں نظر آتی ہے اس کو ہم تارا ٹوٹنے سے بھی تعبیر کرتے ہیں۔

صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی حدیث میں نبیؐ نے شہاب ثاقب سے متعلق زمانہ جاہلیت کے توھمات کی یوں تصحیح کی کہ یہ شہاب ثاقب نہ کسی کی موت کی وجہ سے گرائے جاتے ہیں نہ کسی کی حیات کی وجہ سے، یہ لغو خیال ہے ان کا کسی کے مرنے جینے سے کوئی تعلق نہیں یہ شعلے شیاطین کو دفع کرنے کے لئے پھینکے جاتے ہیں۔(مسلم)

شہاب ثاقب کے بارے میں قرآن و حدیث کی بتائی ہوئی حکمت جدید فلکیات کے منافی نہیں۔

قرآن کو ان کی ترکیب، ساخت وغیرہ سے مطلق بحث نہیں، وہ اپنے موضوع کے اندر رہ کر صرف اتنا بیان کرتا ہے کہ ان سے کام سرکش شیطان کو بھگانے کا بھی لیا جاتا ہے۔ یہ ضروری نہیں یہ بے حد و حساب شہابِ ثاقب جو کائنات میں انتہائی تیز رفتاری کے ساتھ گھومتے رہتے ہیں، اور جن کی بارش زمین پر بھی ہوتی رہتی ہے صرف شیطانوں کو ہی مارے جاتے ہیں یا یہ جب شیطانوں کو مارے جاتے ہیں تو تب ہی گرتے نظر آتے ہیں بلکہ ان سے حفاظت کا کام بھی لیا جاتا ہے۔(واللہ اعلم)

معیشت کے اسباب

وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِيْهَا مَعَايِشَ

اور ہم نے اس (کرّہ زمین) میں تمہارے لئے اسبابِ معیشت پیدا کیئے۔(الحجر۔20)

And We made in it (Planet Earth) means of sustenance for you.

احوال ماضی اور حال سے آگاہ ہستی

وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَقْدِمِيْنَ مِنْكُمْ وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَأْخِرِيْنَ

اور یقیناً ہم ان کو بھی جانتے ہیں جو تم سے پہلے لوگ گزرے ہیں اور ان کو بھی جانتے ہیں جو بعد میں آنے والے ہیں۔الحجر۔24)

And We have already known the preceding [generations] among you, and We have already known the later [ones to come].

ابلیس کی سرکشی کا بیان

الحجر آیات:26 تا 42

اِنَّ عِبَادِیْ لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطٰنٌ۔

بے شک، جو میرے حقیقی بندے ہیں ان پر (اے شیطان) تیرا بس نہ چلے گا۔الحجر۔42

You will certainly have no authority over My servants, except the deviant who follow you.

متّقی لوگوں کا مقام

اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِىْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ

بیشک متقی لوگ باغوں اور چشموں میں رہیں گے۔ الحجر۔45

Indeed, the righteous will be amid Gardens and springs.

جہنم اور اہل جہنم کے بعد جنت اور اہل جنت کا تذکرہ کیا جارہاہے تاکہ جنت میں جانے کی ترغیب ہو۔

حدیث: حضور اکرم ﷺ نے اہل جنت کے بارے میں فرمایا کہ: یقال لا ھل الجنۃ ان لکم ان تصحوا ولا تمرضوا ابدًا، و ان لکم ان تعیشوا فلا تمو تو ا ابدا، و ان لکم ان تشبّوا ولا تھرموا ابدًا، و ان لکم ان تقیموا فلا تظعنو ا ابدًا۔ یعنی اہل جنت سے کہہ دیا جائے گا کہ اب تم ہمیشہ تندرست رہو گے، کبھی بیمار نہ پڑو گے۔ اور اب تم ہمیشہ زندہ رہو گے، کبھی موت تم کو نہ آئے گی۔ اور اب تم ہمیشہ جوان رہو گے، کبھی بڑھاپا تم پر نہ آئے گا۔ اور اب تم ہمیشہ مقیم رہو گے، کبھی جنت سے خروج کی تمہیں ضرورت نہ ہو گی۔

اللہ کی رحمت کی امید اور عذاب کا ڈر

نَبِّئْ عِبَادِىْٓ اَنِّىْٓ اَنَا الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ۔ وَاَنَّ عَذَابِىْ هُوَ الْعَذَابُ الْاَلِيْمُ۔

اے نبیؐ، میرے بندوں کو خبر دے دو کہ میں بہت درگزر کرنے والا اور رحیم ہوں۔ اور میرا عذاب بھی بڑا دردناک عذاب ہے۔ (الحجر۔49۔50)

Inform My servants ˹O Prophet˺ that I am truly the All-Forgiving, Most Merciful, and that My torment is indeed the most painful.

اصحاب الایکہ

ایکہ گھنے درخت کو کہتے ہیں۔ اس بستی میں گھنے درخت ہونگے۔ اس لئے انہیں اصحاب الایکہ یا جنگل والے کہا گیا۔ مراد اس سے قوم شعیب ہے اور ان کا زمانہ حضرت لوطؑ کے بعد ہے اور ان کا علاقہ حجاز اور شام کے درمیان قوم لوط کی بستیوں کے قریب ہی تھا۔ اسے مدین کہا جاتا ہے جو حضرت ابراہیمؑ کے بیٹے یا پوتے کا نام تھا اور اسی کے نام پر بستی کا نام پڑ گیا تھا۔ ان کا ظلم یہ تھا کہ اللہ

کے ساتھ شرک کرتے تھے، رہزنی ان کا شیوہ اور کم تولنا اور کم ناپنا ان کا وطیرہ تھا، ان پر جب عذاب آیا ایک بادل ان پر سایہ فگن ہو گیا پھر چنگھاڑ اور بھونچال نے مل کر ان کو ہلاک کر دیا۔

اصحاب الحجر

حضرت صالح علیہ السلام کی قوم ثمود کی بستیوں کا نام تھا۔ انہیں اصحاب الحجر کہا گیا ہے۔ یہ بستی مدینہ اور تبوک کے درمیان تھی۔ انہوں نے اپنے پیغمبر حضرت صالحؑ کو جھٹلایا۔ لیکن یہاں اللہ تعالیٰ نے فرمایا انہوں نے پیغمبروں کو جھٹلایا، یہ اس لئے کہ ایک پیغمبر کی تکذیب ایسے ہی ہے جیسے سارے پیغمبروں کی تکذیب۔

مزید تفسیر پچھلے خلاصوں میں گذر چکی ہے۔

جہلاء سے اعراض

دنیا کو بے مقصد پیدا نہیں کیا گیا

وَمَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ ۭوَاِنَّ السَّاعَةَ لَاٰتِيَةٌ فَاصْفَحِ الصَّفْحَ الْجَمِيْلَ۔

اور ہم نے آسمانوں اور زمین اور ان کی درمیانی چیزوں کو بغیر حکمت کے پیدا نہیں کیا اور فیصلے کی گھڑی یقیناً آنے والی ہے، پس اے محمدؐ، تم (اِن لوگوں کی بیہودگیوں پر) شریفانہ درگزر سے کام لو۔۔۔(الحجر۔85)

We have not created the heavens and the earth and everything in between except for a purpose. And indeed, the Hour is coming; so forgive with gracious forgiveness.

حق سے مراد وہ فوائد و صالح ہیں جو آسمان و زمین کی پیدائش سے مقصود ہیں۔ یا حق سے مراد جزا و سزا کا عمل ہے کہ محسن (نیکوکار) کو اس کی نیکی کا اور بدکار کو اس کی برائی کا بدلہ دینا ہے۔ جس طرح ایک دوسرے مقام پر فرمایا: اللہ ہی کے لئے ہے جو آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے تاکہ بروں کو ان کی برائیوں کا اور نیکوں کو ان کی نیکی کا بدلہ دے۔(النجم۔31)

سبع مثانی: سات دہرائی جانے والی آیات

وَلَقَدْ اٰتَيْنٰكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِيْ وَالْقُرْاٰنَ الْعَظِيْمَ

اور بیشک ہم نے آپ کو سبع مثانی (یعنی بار بار دہرائی جانے والی سات آیتیں سورۂ فاتحہ) اور قرآن عظیم عطا فرمایا ہے۔(الحجر۔87)

We have certainly granted you the seven often-repeated verses and the great Quran.

سبع مثانی سے کیا مراد ہے؟

لفظی مطلب ہے بار بار دوہرائی جانے والی سات (آیات یا سورتیں)۔ مفسرین کی اکثریت نے اس سے سورۃ الفاتحہ مراد لیا ہے۔ اگرچہ بعض لوگوں نے اس سے مراد وہ سات بڑی بڑی سورتیں بھی لی ہیں جن میں کم از کم دو سو آیات ہیں، یعنی البقرہ، آلِ عمران، النساء، المائدہ، الانعام، الاعراف اور یونس، یا انفاق و توبہ۔ لیکن جمہور مفسرین کا اس بات پر اتفاق ہے کہ یہاں سبع مثانی سے سورۃ فاتحہ ہی مراد ہے۔ بلکہ امام بخاری نے دو مرفوع روایتیں بھی اس امر کے ثبوت میں پیش کی ہیں کہ خود نبی اکرم ﷺ نے سبع من المثانی سے مراد سورۃ فاتحہ بتائی ہے۔

دین کو فرقہ بنانے والوں کی مذمّت

الَّذِيْنَ جَعَلُوا الْقُرْاٰنَ عِضِيْنَ۔ (الحجر،91)

جنہوں نے (اپنی) پڑھی جانے والی کتاب کے حصے بخرے کر لیے تھے۔

Sectarian Division

Those who had split the divine recitation (Guidance) into fragments. (15:91)

اس آیت کا حکم عمومی ہے اور امّت مسلمہ کے نام ایک اہم پیغام ہے۔ اس میں ان لوگوں کی مذمت بیان کی جارہی ہے جنہوں نے دین کو تقسیم کر ڈالا، اس کی بعض باتوں کو مانا، اور بعض کو نہ مانا، اور اس طرح طرح کی کمی و بیشی کر کے بیسیوں فرقے بنا لیے۔ قرآن کو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالنے کا ایک مطلب وہی فعل ہے جسے سورۃ بقرہ آیت 85 میں یوں بیان کیا گیا ہے کہ: اَفَتُؤْمِنُوْنَ بِبَعْضِ الْكِتٰبِ وَتَكْفُرُوْنَ بِبَعْضٍ۔ کیا تم کتاب اللہ کی بعض باتوں پر ایمان لاتے ہو اور بعض سے انکار کرتے ہو؟۔ پھر یہ جو فرمایا کہ یہ تنبیہ جو آج تم کو کی جارہی ہے یہ ویسی ہی تنبیہ ہے جیسی تم سے پہلے لوگوں کو کی جاچکی ہے، تو اس سے مقصود دراصل ماضی سے عبرت دلانا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ ماضی میں جن قوموں یا امّتوں نے اللہ کی بھیجی ہوئی

تنبیہات سے غفلت برت کر جو انجام دیکھا ہے وہ تمہاری آنکھوں کے سامنے ہے۔اب سوچ لو، کیا تم بھی یہی انجام دیکھنا چاہتے ہو؟

اعلانیہ دعوت و تبلیغ کا حکم

فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ۔۔۔

پس آپ اس بات کا واضح اعلان کر دیں جس کا حکم دیا گیا ہے۔(الحجر۔94)

اَصْدَعْ کے معنی ہیں کھول کر بیان کرنا، اس آیت کے نزول سے قبل آپ چھپ کر تبلیغ فرماتے تھے، اس کے بعد آپ نے کھلم کھلا تبلیغ شروع کر دی۔(فتح القدیر)

رسول کا مذاق اڑانے والوں کیلیئے اللہ ہی کافی ہے

اِنَّا كَفَيْنٰكَ الْمُسْتَهْزِءِيْنَ

تمہاری طرف سے ہم اُن مذاق اڑانے والوں کیلیئے کافی ہیں۔(الحجر۔95)

Indeed, We are sufficient for you against the mockers

پریشانی دل کا علاج: حمد و تسبیح اور سجدہ ریزی

وَلَقَدْ نَعْلَمُ اَنَّكَ يَضِيْقُ صَدْرُكَ بِمَا يَقُوْلُوْنَ۔ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَكُنْ مِّنَ السّٰجِدِيْنَ۔ وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى يَأْتِيَكَ الْيَقِيْنُ۔

اور ہم جانتے ہیں کہ تیرا دل ان باتوں سے تنگ ہوتا ہے جو وہ کہتے ہیں۔پس اپنے رب کی حمد کے ساتھ اس کی تسبیح بیان کریں اور سجدہ کرنے والوں میں شامل ہو جائیں اور مرتے دم تک اپنے رب کی عبادت میں رہیں۔۔۔(الحجر۔97-98)

We certainly know that your heart is truly distressed by what they say So glorify the praises of your Lord and be one of those who prostate. And worship your Lord until there comes to you the inevitable [death].

اللہ تعالیٰ نے تسلی دیتے ہوئے فرمایا کہ دشمنوں کی باتوں پر کبیدہ خاطر ہونے کے بجائے آپ ﷺ اللہ کی حمد و ثنا کریں، نماز پڑھیں اور اپنے رب کی عبادت کریں، اس سے آپ کو قلبی سکون بھی ملے گا اور اللہ کی مدد بھی حاصل ہوگی۔

خاتمہ بالایمان اور خاتمہ بالخیر کی اہمیت۔

سورہ النّحل

Chapter 16: The Honey Bee

سورۃ النحل مکی سورت ہے اور اس میں 128 آیات ہیں۔

مکّہ کے آخری دور کی سورت

وقوع قیامت

اَتٰۤی اَمۡرُ اللّٰہِ فَلَا تَسۡتَعۡجِلُوۡہُ ؕ

اللہ کا حکم آہی پہنچا۔یعنی قیامت

اس سے مراد قیامت ہے، یعنی وہ قیامت قریب آگئی ہے جسے تم دور سمجھتے تھے، پس جلدی نہ مچاؤ، یا وہ عذاب مراد ہے جسے مشرکین طلب کرتے تھے۔ اسے مستقبل کے بجائے ماضی کے صیغے سے بیان کیا، کیونکہ کہ اس کا وقوع یقینی ہے۔

اللہ کی نشانیاں اور مظاہر قدرت

تقویٰ بہترین زادراہ ہے۔

تمہارے فائدوں کے سامان

ساری مخلوق انسان کی خدمت کر رہی ہے۔

سورج چاند کی گردش میں پوشیدہ فوائد

اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیَةً لِّقَوْمٍ یَّذَّكَّرُوْنَ

بیشک اس میں نصیحت قبول کرنے والے لوگوں کے لئے نشانی ہے۔(النحل۔13)

Surely in this is a sign for those who are mindful, who remember.

یعنی زمین میں اللہ نے جو معدنیات، نباتات، جمادات اور حیوانات اور ان کے منافع اور خواص پیدا کئے ہیں، ان میں بھی نصیحت حاصل کرنے والوں کے لئے نشانیاں ہیں۔

اللہ کے مزید انعامات

وَهُوَ الَّذِیْ سَخَّرَ الْبَحْرَ لِتَاْكُلُوْا مِنْهُ لَحْمًا طَرِیًّا وَّتَسْتَخْرِجُوْا مِنْهُ حِلْیَةً تَلْبَسُوْنَهَاۚ وَتَرَى الْفُلْكَ مَوَاخِرَ فِیْهِ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ۔

وہی ہے جس نے تمہارے لیے سمندر کو مسخر کر رکھا ہے تاکہ تم اس سے تروتازہ گوشت لے کر کھاؤ اور اس سے زینت کی وہ چیزیں نکالو جنھیں تم پہنا کرتے ہو تم دیکھتے ہو کہ کشتی سمندر کا سینہ چیرتی ہوئی چلتی ہے یہ سب کچھ اس لیے ہے کہ تم اپنے رب کا فضل تلاش کرو اور اس کے شکر گزار بنو۔(النحل۔14)

And He is the One Who has subjected the sea, so from it you may eat tender seafood and extract ornaments to wear. And you see the ships ploughing their way through it, so you may seek His bounty and give thanks to Him.

پانی کی نعمتیں اور فوائد

ان تمام نعمتوں سے توحید کی اہمیت کو اجاگر فرمایا کی اللہ توان چیزوں کا خالق ہے، لیکن اس کو چھوڑ کر جن کی تم عبادت کرتے ہو، انہوں نے بھی کچھ پیدا کیا ہے؟ نہیں، بلکہ وہ تو خود اللہ کی مخلوق ہیں۔ پھر بھلا خالق اور مخلوق کس طرح برابر ہو سکتے ہیں؟ جبکہ تم انہیں معبود بنا کر اللہ کا برابر ٹھہرا رکھا ہے۔ کیا تم ذرا نہیں سوچتے؟

اللہ کی نعمتیں لامحدود

وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَاؕ اِنَّ اللّٰهَ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ

اور اگر تم اللہ کی نعمتوں کا شمار کرنا چاہو تو تم اسے نہیں کر سکتے۔ بیشک اللہ بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔(النحل۔18)

If you tried to count Allah's blessings, you would never be able to enumerate them. Indeed, Allah is Forgiving and Merciful.

اللہ تمہارے ظاہر و باطن سے آگاہ ہے

وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تُسِرُّوْنَ وَ مَا تُعْلِنُوْنَ۔

اللہ تمہارے ظاہر اور باطن سے آگاہ ہے۔(النحل۔19)

And Allah knows what you conceal and what you reveal.

اللہ خالق کل

چھپا کھلا سب کچھ اللہ جانتا ہے،

توحید کا اثبات، شرک کا ابطال،

اِلٰهكم اِلٰه واحد۔ تمہارا معبود حقیقی ایک ہی ہے۔۔۔(النحل۔22)

Your God is only One God (Allah)

اللہ ہی معبود برحق ہے، اس کے سوا کوئی لائق عبادت نہیں، وہ واحد ہے۔

نمرود کا تذکرہ

بعض نے اس آیت (النحل۔26) سے بخت نصر مراد لیا ہے۔

بعض مفسرین اسرائیلی روایات کی بنیاد پر کہتے ہیں کہ اس سے مراد نمرود یا بخت نصر ہے جو دونوں اللہ کے سرکش اور باغی تھے۔

اور بعض مفسرین کا خیال میں یہ ایک کہانی ہے جس سے یہ بتانا مقصود ہے کہ اللہ کے ساتھ کفر و شرک کرنے والوں کے عمل اسی طرح برباد ہونگے جس طرح کسی کے مکان کی بنیادیں متزلزل ہو جائیں اور وہ چھت سمیت گر پڑے۔

مگر زیادہ صحیح بات یہ ہے کہ اس سے مقصود ان قوموں کے انجام کی طرف اشارہ کرنا ہے، جن قوموں نے پیغمبروں کی تکذیب پر اصرار کیا اور بالآخر عذاب الٰہی میں گرفتار ہو کر گھروں سمیت تباہ ہو گئے، مثلاً قوم عاد و قوم لوط وغیرہ۔ جس طرح دوسرے مقام پر فرمایا: من حيث لم يحتسبوا۔ پس اللہ (کا عذاب) ان کے پاس ایسی جگہ سے آیا جہاں سے ان کو وہم و گمان بھی نہ تھا۔

اہل جنّت کا اجر اور اہل جہنّم کا انجام

وَقِيْلَ لِلَّذِيْنَ اتَّقَوْا مَاذَآ اَنْزَلَ رَبُّكُمْ ۭ قَالُوْا خَيْرًا ۭ لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةٌ ۭ وَلَدَارُ الْاٰخِرَةِ خَيْرٌ ۭ وَلَنِعْمَ دَارُ الْمُتَّقِيْنَ

اور پرہیز گاروں سے پوچھا جاتا ہے کہ تمہارے پروردگار نے کیا نازل فرمایا ہے؟ تو جواب دیتے ہیں کہ (دنیا و آخرت کی) بھلائی (اتاری ہے)، ان لوگوں کے لئے جو نیکی کرتے رہے اس دنیا میں (بھی) بھلائی ہے، اور یقیناً آخرت کا گھر تو بہت ہی بہتر ہے، اور کیا ہی خوب پرہیز گاروں کا گھر ہے۔ (النحل۔30)

And when it is said to those mindful of Allah, "What has your Lord revealed?" They say, "All the best!" For those who do good in this world, there is goodness. But far better is the eternal Home of the Hereafter. How excellent indeed is the home of the righteous.

عمل سے زندگی بنتی ہے، جنت بھی، جہنم بھی
یہ خاکی اپنی فطرت میں نہ نوری ہے نہ ناری

الَّذِيْنَ تَتَوَفّٰىهُمُ الْمَلٰۗىِٕكَةُ طَيِّبِيْنَ ۙ يَقُوْلُوْنَ سَلٰمٌ عَلَيْكُمُ ۙ ادْخُلُوا الْجَنَّةَ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ۔

وہ جن کی جانیں فرشتے اس حال میں قبض کرتے ہیں کہ وہ پاک صاف ہوں کہتے ہیں کہ تمہارے لئے سلامتی ہی سلامتی ہے، جاؤ جنت میں اپنے ان اعمال کے بدلے جو تم کرتے تھے۔(النحل۔32)

Those whose souls the angels take while they are virtuous and pure, saying to them: Peace be upon you! Enter Paradise as a reward for what you used to do.

حدیث کے اندر آتا ہے کہ کوئی شخص بھی محض اپنے عمل سے جنت میں نہیں جائے گا، جب تک اللہ کی رحمت نہیں ہو گی۔ لیکن یہاں فرمایا جارہا ہے کہ تم اپنے عملوں کے بدلے جنت میں داخل ہو جاؤ، تو ان میں دراصل کوئی تضاد نہیں۔ کیونکہ اللہ کی رحمت کے حصول کے لئے اعمال صالحہ ضروری ہیں، اس کے بغیر آخرت میں اللہ کی رحمت نہیں مل سکتی۔ اس لئے حدیث مذکورہ کا مفہوم بھی اپنی جگہ صحیح ہے اور عمل کی اہمیت بھی اپنی جگہ برقرار ہے۔ اس لیے ایک اور حدیث میں فرمایا گیا ہے ان اللہ لاینظر الی صورکم واموالکم ولکن ینظر الی قلوبکم واعمالکم۔

انبیاءؑ کی دعوت کا خلاصہ

صرف اللہ کی عبادت، طاغوت کی بندگی سے اجتناب

وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِیْ كُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوْلًا اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوْتَ ۚ

ہم نے ہر امت میں ایک رسول بھیجا، یہ پیغام دیے کر کہ: اے لوگو ، اللہ کی بندگی کرو اور طاغوت کی بندگی سے بچو۔(النحل۔36)

We raised a Messenger in every community (to tell them): Worship Allah (Alone), and avoid (or keep away from) Taghut (all false deities, etc.i. e. do not worship Taghut besides Allah).

قرآن کریم نے اسلام کی دعوت کا خلاصہ انتہائی مختصر اور عام فہم انداز میں اس مختصر سی آیت کریمہ میں سمو دیا ہے۔ فرمایا: اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوْتَ ۚ۔ یعنی اللہ کی بندگی کرو اور طاغوت کی بندگی سے بچو۔

یہ آیتِ مبارکہ مثبت اور تعمیری پہلوؤں پر متوجہ کرتے ہوئے یاددہانی کراتی ہے کہ تمام بندگیوں اور عبادات سے نکل کر صرف اللہ تعالیٰ کی بندگی اختیار کی جائے اور طاغوت یعنی شیطان کی بندگی سے ہر ممکن اجتناب کیا جائے۔ طاغوت کا ایک مطلب یہ ہے کہ ہر وہ چیز جو اللہ، رسولؐ کی اطاعت سے دور لے جائے وہ طاغوت ہے۔

قیامت یقیناً قائم ہوگی

Life after Death۔حیات بعد الموت

وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ ۙ لَا يَبْعَثُ اللّٰهُ مَنْ يَّمُوْتُ ۭ بَلٰى وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ۙ۔

اور یہ لوگ واقعی اللہ کی قسمیں کھاتے ہیں کہ جو مر جائے اللہ اسے (دوبارہ) نہیں اٹھائے گا، کیوں نہیں ضرور زندہ کرے گا یہ اس کا برحق لازمی وعدہ ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔(النحل۔38)

They swear by Allah their most solemn oaths that Allah will never resurrect the dead. Yes He will! It is a true promise binding on Him, but most people do not know.

اخروی زندگی سے کیا مراد ہے؟

اسلامی عقیدے کے مطابق ہر شخص کو موت کے بعد زندہ ہو کر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اپنے اعمال کا حساب دینا ہے، جس کے نتیجے میں وہ جہنم یا جنت (کی صورت میں سزاوجزا) سے ہمکنار ہوگا۔ اس زندگی کا نام اخروی زندگی ہے اور اس زندگی پر ایمان لانے کا نام ایمان بالآخرت ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ قیامت ضرور آئے گی اللہ کا یہ وعدہ برحق ہے لیکن اکثر لوگ بوجہ اپنی جہالت اور لاعلمی اس کا انکار کر دیتے ہیں۔ اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔ کوئی بات اسے عاجز نہیں کر سکتی، کوئی چیز اس کے اختیار سے خارج نہیں، وہ جو کرنا چاہے فرمادیتا ہے کہ ہوجا اسی وقت وہ کام ہوجاتا ہے۔ قیامت بھی اس کے فرمان کا عمل ہے۔ وہ واحد و قہار ہے، وہ عظمتوں اور عزتوں والا ہے، سلطنت اور جبروت والا ہے۔ اس کے سوا نہ کوئی معبود نہ حاکم نہ رب نہ قادر۔

حدیث قدسی: اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ ابن آدم مجھے گالیاں دیتا ہے اسے ایسا نہیں چاہئے تھا۔ وہ مجھے جھٹلا رہا ہے حالانکہ یہ بھی اسے لائق نہ تھا۔ اس کا جھٹلانا تو یہ ہے کہ سخت قسمیں کھا کر کہتا ہے کہ اللہ مردوں کو پھر زندہ نہ کرے گا میں کہتا ہوں یقینا زندہ ہوں گے۔ یہ برحق وعدہ ہے لیکن اکثر لوگ جانتے نہیں۔۔۔۔(ابن ابی حاتم میں تو یہ حدیث موقوفا مروی ہے۔ بخاری و مسلم میں دوسرے لفظوں کے ساتھ مرفوعا روایت بھی آئی ہے۔)

ہجرت کا اجر و ثواب

وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا فِى اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مَا ظُلِمُوْا لَنُبَوِّئَنَّهُمْ فِى الدُّنْيَا حَسَنَةً ۭ وَلَاَجْرُ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ

جو لوگ ظلم سہنے کے بعد اللہ کی خاطر ہجرت کر گئے ہیں ہم انہیں دنیا میں بھی اچھی جگہ دیں گے اور آخرت کا ثواب تو بہت ہی بڑا کاش جان لیں وہ مظلوم۔۔۔(النحل۔41)

To those who emigrated in the cause of Allah, after suffering oppression, - We will assuredly give a goodly home in this world; but truly the reward of the Hereafter will be greater. If they only realized (this)!

اس آیت میں ایسے ہی مہاجرین کی فضیلت بیان فرمائی گئی ہے۔ یہ آیت عام ہے جو تمام مہاجرین کو شامل ہے اور یہ بھی احتمال ہے کہ یہ ان مہاجرین کے بارے میں نازل ہوئی جو اپنی قوم کی ایذاؤں سے تنگ آ کر حبشہ ہجرت کر گئے تھے۔ ان کی تعداد عورتوں سمیت ایک سو یا اس سے زیادہ تھی، جن میں حضرت عثمان غنی اور ان کی زوجہ دختر رسول حضرت رقیہ بھی تھیں۔

ہجرت کیا ہے؟

What is Hijrah (Islamic Migration)

ہجرت کا مطلب ہے اللہ کے دین کے لئے اللہ کی رضا کی خاطر اپنا وطن، اپنے رشتہ دار اور دوست احباب چھوڑ کر ایسے علاقے میں چلے جانا جہاں آسانی سے اللہ کے دین پر عمل ہو سکے۔

ہجرت کے موضوع پر سورۃ النساء میں تفصیل گذر چکی ہے، یہاں دوبارہ اس کا خلاصہ بیان کیا جا رہا ہے:

ابتداء اسلام میں ہجرت تمام مسلمانوں پر فرض تھی۔ یہ اس زمانہ کا حکم ہے جبکہ **ہجرت شرط ایمان** تھی اس آدمی کو مسلمان نہیں سمجھا جاتا تھا جو باوجود قدرت کے ہجرت نہ کرے۔ شرعی ہجرت کا یہ حکم خاص طور پر ابتداء اسلام میں تھا لیکن بعد میں یہ حکم منسوخ ہو گیا اور ہجرت کیلئے فرض عین کی صورت باقی نہیں رہی۔ فتح مکہ کے بعد ہجرت کے احکام بدل گئے ہیں۔ حدیث مبارکہ کے اندر آتا ہے: لا ہجرۃ بعد الفتح --- فتح مکہ کے بعد ہجرت کی ضرورت نہیں رہی۔

البتہ بعض **انتہائی نامساعد حالات** میں اگر کسی جگہ دین کی تعلیمات پر عمل بالکل ناممکن ہو جائے تو ہجرت کی ضرورت باقی رہتی ہے۔

موجودہ دور میں جب کہ دنیا گلوبل ویلج بن چکی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ بین الاقوامی قوانین، عالمی معاہدوں، جغرافیائی حد بندیوں اور سفری پابندیوں کی وجہ سے ہجرت کے احکام و مسائل کو دور جدید کے تناظر میں دیکھنا چاہئے۔

ہجرت اور حسن نیت لازم و ملزوم ہیں۔ اس کی وضاحت اس حدیث میں بیان کی جارہی ہے:

حدیث: ایک حدیث مبارکہ میں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: انما الاعمال بالنیات، وانمالکل امریء مانوی۔ اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے۔ آدمی کے لئے وہی ہے جس کی اس نے نیت کی۔ جس نے اللہ اور اس کے رسولؐ کے لئے ہجرت کی پس اس کی ہجرت ان ہی کے لئے ہے اور جس نے دنیا حاصل کرنے یا کسی عورت سے شادی کرنے کی نیت سے ہجرت کی پس اس کی ہجرت اسی کے لئے ہے جس نیت سے اس نے ہجرت کی۔ (بخاری و مسلم)

نیت کی درستگی کا یہ حکم عام ہے جو دین کے ہر کام کو شامل ہے۔ یعنی اس کو کرتے وقت اللہ کی رضا پیش نظر رکھنا ہو گی ورنہ وہ عمل بارگاہ الٰہی میں مقبول نہ ہو گا۔

ہجرت کا اجر

حدیث: ایک حدیث میں حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: الھجرۃ تھدم ماکان قبلھا والحج یھدم ماکان قبلہ۔ یعنی ہجرت ان سب گناہوں کو ختم کر دیتی ہے جو ہجرت سے پہلے کئے ہوں۔ اسی طرح حج بھی اپنے ماقبل گناہوں کو معاف کروا دیتا ہے۔

ہجرت کی دوسری قسم: گناہوں کو ترک کرنا

ہجرت کی دوسری صورت یہ ہے جو قیامت تک باقی رہے گی جس کے بارے میں حدیث میں آتا ہے: لاتنقطع الھجرۃ حتی تنقطع التوبۃ۔ یعنی ہجرت اس وقت تک باقی رہے گی جب تک توبہ کی قبولیت کا وقت باقی رہے۔ (صحیح بخاری)

علامہ عینیؒ شارح بخاری نے اس ہجرت کے متعلق لکھا ہے:ان المراد بالهجرة الباقية هى هجر السيئات۔یعنی اس ہجرت سے مراد گناہوں کا ترک کرنا ہے۔جیسا کہ ایک حدیث میں رسول کریمؐ ارشاد فرماتے ہیں: المهاجرمن هجر مانهى الله عنہ۔ یعنی مہاجر وہ ہے جو ان تمام چیزوں سے پرہیز کرے جن کو اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ہے۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ اصطلاح میں ہجرت کا اطلاق دو معنی پر ہوتا ہے:

1۔دین کے لئے ترک وطن کرنا، مثلاً صحابہ کرام اپنا وطن مکہ ترک کرکے مدینہ اور حبشہ تشریف لے گئے۔

2۔گناہوں کا چھوڑنا۔

مشکل حالات میں بندہ مومن کیلئے دو چیزیں:صبر اور توکل علی اللہ

الَّذِيْنَ صَبَرُوْا وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ

وہ جنہوں نے دامن صبر نہ چھوڑا اور اپنے پالنے والے ہی پر بھروسہ اور توکل کرتے رہے۔(النحل۔42)

Those who endured patiently and put their trust in their Lord.

اہل علم سے سوال پوچھو

فَسْـَٔلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَۙ

پس اگر تم نہیں جانتے تو اہل علم سے دریافت کرلو۔۔(النحل۔43)

Ask those who have knowledge if you do not know.

قرآن میں تدبّر اور غوروفکر کرو

وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَيْهِمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ

اور ہم نے تیری طرف قرآن نازل کیا تاکہ لوگوں کے لیے واضح کردے جو ان کی طرف نازل کیا گیا ہے اور تاکہ وہ غوروفکر کریں۔(النحل۔44)

And We have sent down to you ˹O Prophet˺ the Reminder (The Qur'an) so that you may explain to people what has been revealed for them, and perhaps they will reflect.

ہر چیز اللہ کو سجدہ کر رہی ہے

اَوَلَمْ يَرَوْا اِلٰى مَا خَلَقَ اللّٰهُ مِنْ شَىْءٍ يَّتَفَيَّؤُا ظِلٰلُهٗ عَنِ الْيَمِيْنِ وَالشَّمَآئِلِ سُجَّدًا لِّلّٰهِ وَهُمْ دٰخِرُوْنَ۔ وَلِلّٰهِ يَسْجُدُ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ مِنْ دَآبَّةٍ وَّالْمَلٰٓئِكَةُ وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ۔

کیا انہوں نے اللہ کی مخلوق میں سے کسی کو بھی نہیں دیکھا؟ کہ اس کے سائے دائیں بائیں جھک جھک کر اللہ تعالیٰ کے سامنے سر بسجود ہوتے اور عاجزی کا اظہار کرتے ہیں۔ اور جو کچھ آسمانوں میں اور جو کچھ زمین میں ہے جملہ جاندار اور فرشتے، اللہ (ہی) کو سجدہ کرتے ہیں اور وہ تکبر نہیں کرتے۔۔(النحل۔48،49)

Have they not considered what things Allah has created? Their shadows incline to the right and to the left, prostrating to Allah, while they [i.e., those creations] are humble.

And to Allah ˹alone˺ bows down ˹in submission˺ whatever is in the heavens and whatever is on the earth of living creatures, and the angels [as well], and they are not arrogant.

اللہ تعالیٰ کی عظمت و کبریائی اور اس کی جلالت شان کا بیان ہے کہ ہر چیز اس کے سامنے جھکی ہوئی اور مطیع ہے۔ جمادات ہوں یا حیوانات یا جن و انسان اور ملائکہ۔ ہر چیز اللہ کو سجدہ کرتی ہے۔

جس چیز کو اللہ نے جس مقصد کیلئے پیدا کیا وہ اس مقصد کو پورا کر رہی ہے یہی ان کا سجدہ اور تسبیح ہے۔

سورج اللہ کے حکم سے حرارت اور روشنی دیتا ہے، یہی اس کی تسبیح ہے۔ علیٰ ھٰذا القیاس۔۔۔۔ ساری مخلوق قدرت کی عطا کردہ ڈیوٹی ادا کرنے میں مگن ہے یہی اس کی تسبیح و حمد اور سجدہ ہے۔

حساب اور مواخذہ تو ضرور ہو گا

تَاللّٰهِ لَتُسْئَلُنَّ عَمَّا كُنْتُمْ تَفْتَرُوْنَ۔۔۔۔ النحل۔56

جو جھوٹ تم گھڑتے رہے ان کے بارے میں تم سے سوال ضرور ہو گا۔۔(النحل۔56)

By Allah, you will surely be questioned about what you used to fabricate.

بیٹیوں کو بوجھ سمجھنا۔زمانہ جاہلیت کی روایت

وَاِذَا بُشِّرَ اَحَدُهُمْ بِالْاُنْثٰى ظَلَّ وَجْهُهٗ مُسْوَدًّا وَّهُوَ كَظِيْمٌ۔ يَتَوَارٰى مِنَ الْقَوْمِ مِنْ سُوْٓءِ مَا بُشِّرَ بِهٖ ۭ اَيُمْسِكُهٗ عَلٰى هُوْنٍ اَمْ يَدُسُّهٗ فِي التُّرَابِ ۭ اَلَا سَاۗءَ مَا يَحْكُمُوْنَ

ان میں سے جب کسی کو لڑکی کی پیدائش کی خبر دی جائے تو اس کا چہرہ سیاہ ہو جاتا ہے اور دل ہی دل میں گھٹنے لگتا ہے۔اس خبر کی وجہ سے لوگوں سے چھپا چھپا پھرتا ہے۔سوچتا ہے کہ کیا اس کو ذلت کے ساتھ لئے ہوئے ہی رہے یا اسے مٹی میں دبا دے، آہ! کیا ہی برے فیصلے کرتے ہیں؟۔۔(النحل۔58،59)

And when one of them is informed of [the birth of] a female, his face becomes dark, and he suppresses grief. He hides himself from the people because of the ill of which he has been informed. Should he keep it in humiliation or bury it in the ground? Unquestionably, evil is what they decide.

بیٹی کی پیدائش۔اللہ کی رحمت کی علامت

حدیث: بیٹی جنّت میں قربت رسول ﷺ کا سبب

لڑکی یا بچی ایک ضعیف مخلوق ہے۔بد قسمتی سے لڑکیاں بہت سے خاندانوں میں مظلوم و مقہور بن کر زندگی گذارتی ہیں ان کے واجب حقوق بھی پامال کر دیے جاتے ہیں چہ جائیکہ ان کے ساتھ حسن سلوک اور اچھا برتاؤ کیا جائے۔یہ مکروہ کلچر زمانہ جاہلیت سے چلا آ رہا ہے۔

حضور ﷺ نے لڑکیوں کی پرورش کرنے والے کو بشارت سنائی ہے کہ ایسا شخص دوزخ سے محفوظ رہے گا اور بچیوں کی خدمت اس کیلئے دوزخ سے بچانے کیلئے آڑ بن جائے گی۔اپنی بچی ہو یا کسی دوسرے کی یتیم بچی ہو، ان سب کی پرورش کی یہی فضیلت ہے۔بہت سی عورتیں سوتیلی لڑکیوں پر ظلم کرتی ہیں۔بہت سے مرد اپنی بیوہ، مطلقہ یا غیر شادی شدہ لڑکی سے گھبرا جاتے ہیں

جن کا نکاح ہونے میں تاخیر ہو جاتی ہے۔ بعض مرد اپنی نئی بیوی کی وجہ سے پہلی بیوی کی اولاد پر ظلم کرتے ہیں۔ ایسے تمام خواتین و حضرات کو ان آیات واحادیث سے سبق سیکھنا چاہیئے۔

حضرت سراقہ بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تمہیں افضل ترین صدقہ نہ بتادوں؟ پھر خود ہی فرمایا کہ افضل ترین صدقہ یہ ہے کہ تم اپنی لڑکی جو بیوہ یا مطلقہ ہو جائے اس پر خرچ کرو جس کا کوئی اور ذریعہ آمدن نہ ہو۔

ایک حدیث کے اندر فرمایا کہ جس نے تین لڑکیوں یا بہنوں کی پرورش کی، ان کے اخراجات برداشت کئے اور ان کو ادب سکھایا اور رحم و مہربانی کا سلوک کیا یہاں تک کہ وہ اس کے خرچ سے بے نیاز ہو گئیں تو اللہ تعالیٰ اس شخص کیلئے جنت واجب فرمادیں گے۔ ایک شخص نے کیا عرض کیا: یارسول اللہ! اگر دو لڑکیاں یا دو بہنیں ہوں جن کی پرورش کی ہو تو اس کے بارے میں کیا حکم ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا: اس شخص کیلئے بھی یہی فضیلت ہے۔ راوی کہتا ہے کہ اگر ایک لڑکی کے بارے میں سوال کیا جاتا تو آپ ایک کیلئے بھی یہی فضیلت بتاتے۔ (مشکوٰۃ)

اللہ کی رحم دلی: گناہوں پر فوری گرفت کے بجائے مہلت توبہ

وَلَوْ يُؤَاخِذُ اللهُ النَّاسَ بِظُلْمِهِمْ مَّا تَرَكَ عَلَيْهَا مِنْ دَآبَّةٍ وَّلٰكِنْ يُّؤَخِّرُهُمْ اِلٰى اَجَلٍ مُّسَمًّىۚ فَاِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ لَا يَسْتَأْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّلَا يَسْتَقْدِمُوْنَ۔

اگر لوگوں کے گناہ پر اللہ تعالیٰ ان کی (فوری) گرفت کرتا تو روئے زمین پر ایک بھی جاندار باقی نہ رہتا لیکن وہ تو انہیں ایک وقت مقرر تک ڈھیل دیتا ہے، جب ان کا وہ وقت آجاتا ہے تو وہ ایک ساعت نہ پیچھے رہ سکتے ہیں اور نہ آگے بڑھ سکتے ہیں۔ (النحل۔61)

If Allah were to punish people immediately for their wrongdoing, He would not have left a single living being on earth. But He delays them for an appointed term. And when their time arrives, they cannot delay it for a moment, nor could they advance it.

اللہ تعالیٰ کے حلم و کرم لطف ورحم کا بیان ہو رہا ہے کہ بندوں کے گناہ دیکھتا ہے اور پھر بھی انہیں مہلت دیتا ہے اگر فوراً ہی پکڑے تو آج زمین پر کوئی چلتا پھرتا نظر نہ آئے۔ لیکن اللہ سبحانہ وتعالیٰ اپنے حلم و کرم لطف ورحم سے پردہ پوشی کر رہا ہے، اور درگزر فرمارہا ہے، معافی دے رہا ہے۔ ایک خاص وقت تک کی مہلت دیئے ہوئے ہے۔

یہ اس کی نرم دلی ہے اور اس کی حکمت و مصلحت کا تقاضا ہے کہ وہ اپنی نافرمانیاں دیکھتا ہے لیکن پھر بھی وہ اپنی نعمتیں سلب کرتا ہے نہ فوری مواخذہ ہی کرتا ہے حالانکہ اگر ارتکاب معصیت کے ساتھ ہی وہ مواخذہ کرنا شروع کر دے تو ظلم و معصیت اتنا عام ہے کہ روئے زمین پر کوئی جاندار تک بھی باقی نہ رہے۔

یہ اس کی حکمت اور رحم لی ہے جس کے تحت وہ ایک خاص وقت تک مہلت دیتا ہے تاکہ ایک تو ان کے لئے کوئی عذر باقی نہ رہے دوسرے ان کی اولاد اور اگلی نسل میں سے کچھ ایماندار اور نیکوکار ہو جائیں۔

خالص دودھ کی نعمت کا خصوصی ذکر

لَّبَنًا خَالِصًا سَآىِٕغًا لِّلشّٰرِبِيْنَ

یعنی خالص دودھ، جو پینے والوں کے لیے نہایت خوش گوار ہے۔ (النحل۔66)

Pure milk, pleasant to drink.

دودھ: حضور ﷺ کا پسندیدہ مشروب

ابو نعیم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل کیا ہے کہ پینے کی چیزوں میں رسول کریم ﷺ کو دودھ بہت پسند تھا۔

معراج کے موقع پر بھی جب آپ کو دودھ اور شراب میں اختیار دیا گیا تو آپؐ نے دودھ کو پسند فرمایا۔ اس پر جبرائیلؑ نے فرمایا کہ آپؐ نے درست انتخاب فرمایا ہے۔

شہد کی مکھی۔ اللہ کی قدرت کا نمونہ

وَاَوْحٰى رَبُّكَ اِلَى النَّحْلِ اَنِ اتَّخِذِىْ مِنَ الْجِبَالِ بُيُوْتًا وَّمِنَ الشَّجَرِ وَمِمَّا يَعْرِشُوْنَۙ

اور تیرے رب نے شہد کی مکھی کو حکم دیا کہ پہاڑوں میں اور درختوں میں اور ان چھتوں میں گھر بنائے جو اس کے لیے بناتے ہیں۔(النحل۔68)

And your Lord inspired the bees: "Make your homes (hives) in the mountains, the trees, and in what people construct.

شہد میں شفا ہے

فِيْهِ شِفَآءٌ لِّلنَّاسِؕ۔ (النحل۔69)

شِفَاء میں تنکیر تعظیم کے لئے ہے۔یعنی بہت سے امراض کے لئے شہد میں شفا ہے۔یہ نہیں کہ مطلقاً ہر بیماری کا علاج ہے۔ علمائے طب نے تشریح کی ہے کہ شہد یقیناً ایک شفابخش قدرتی مشروب ہے۔لیکن مخصوص بیماریوں کے لئے نہ کہ ہر بیماری کے لئے۔

حدیث میں آتا ہے کہ نبی ﷺ کو شہد پسند تھا۔

انسانی زندگی کے مراحل۔ارزل عمر

اللہ نے تم کو پیدا کیا، پھر وہ تم کو موت دیتا ہے، اور تم میں سے کوئی بدترین عمر کو پہنچا دیا جاتا ہے تاکہ سب کچھ جاننے کے بعد پھر کچھ نہ جانے، بے شک اللہ ہی علم میں بھی کامل ہے اور قدرت میں بھی۔(النحل۔70)

Allah has created you, and then causes you to die. And some of you are left to reach the most feeble stage of life so that they may know nothing after having known much. Indeed, Allah is All-Knowing, Most Capable.

حدیث: نبی اکرم ﷺ اپنی دعا میں فرماتے تھے:

اللھم انی اعوذبک من البخل والکسل والھرم وارذل العمر و عذاب القبر وفتنتہ الدجال وفتنتہ المحیا و الممات۔

یعنی اے اللہ میں بخیلی سے، عاجزی سے، بڑھاپے سے، بدترین عمر سے، قبر کے عذاب سے، دجال کے فتنے سے، زندگی اور موت کے فتنے سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں۔(بخاری)

خاندانی نظام۔ایک نعمت،(النحل۔72)

سمع وبصارت اور عقل وشعور۔اللہ کی نعمتیں،

قیامت آنکھ جھپکنے کے وقت یا اس سے بھی کم

وَلِلّٰهِ غَيْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِؕ وَمَآ اَمْرُ السَّاعَةِ اِلَّا كَلَمْحِ الْبَصَرِ اَوْ هُوَ اَقْرَبُؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ

اور آسمانوں اور زمین کی پوشیدہ باتیں، حقائق تو اللہ ہی کو معلوم ہیں اور قیامت کا معاملہ تو ایسا ہے جیسا آنکھ کا جھپکنا یا اس سے بھی قریب تر بے شک اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔(النحل۔77)

To Allah alone belongs the knowledge of the unseen in the heavens and the earth. Bringing about the Hour would only take the blink of an eye, or even less. Surely Allah is Most Capable of everything.

انسان پر اللہ کے انعامات

احسانات الٰہی کی ایک جھلک

وَاللّٰهُ اَخْرَجَكُمْ مِّنْۢ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ شَيْـًٔا ۙ وَّ جَعَلَ لَـكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصٰرَ وَالْاَفْـِٕدَةَ ۙ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ۔

اور اللہ نے تم کو تمہاری ماؤں کے شکم سے پیدا کیا ، اس حال میں کہ تم کچھ نہیں جانتے تھے۔اور اس نے تم کو کان اور آنکھیں اور دل (اور اُن کے علاوہ اور)اعضا بخشے تا کہ تم شکر کرو۔(النحل۔78)

And Allah brought you out of the wombs of your mothers while you knew nothing, and gave you hearing, sight, and intellect so perhaps you would be thankful.

انسان کا ناشکرا پن

يَعْرِفُوْنَ نِعْمَتَ اللّٰهِ ثُمَّ يُنْكِرُوْنَهَا

یہ لوگ اللہ کی نعمت کو پہچانتے ہیں اور پھر انکار کرتے ہیں۔۔(النحل۔83)

They are aware of Allah’s favours, but still deny them.

ہر امّت پر حق کی گواہی(شہادت حق)،(النحل۔89)

حضورؐ کی امّت پر حق کی گواہی

قرآن کتاب مفصّل، کتاب ہدایت، کتاب رحمت، کتاب بشارت،

وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ وَّ هُدًى وَّرَحْمَةً وَّبُشْرٰى لِلْمُسْلِمِيْنَ

اور ہم نے آپ پر وہ عظیم کتاب نازل فرمائی ہے جو ہر چیز کی صاف صاف وضاحت کرنے والی ہے اور ہدایت اور رحمت اور بشارت ہے اُن لوگوں کے لیے فرمانبردار ہیں۔(النحل۔89)

We have revealed to you the Book as an explanation of all things, a guide, a mercy, and good news for those who ˹fully˺ submit.

اصلاح عالم کا چھ نکاتی پروگرام:

اِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِيْتَآىِٕ ذِی الْقُرْبٰى وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ۔

بے شک اللہ عدل اور احسان اور صلہ رحمی کا حکم دیتا ہے اور بدی و بے حیائی اور ظلم وزیادتی سے منع کرتا ہے وہ تمہیں نصیحت کرتا ہے تاکہ تم نصیحت حاصل کرو۔(النحل۔90)

Indeed, Allah orders justice, grace, good conduct, as well as courtesy to close relatives. He forbids indecency, wickedness, and aggression. He instructs you so perhaps you will be mindful.

قرآن مجید کی جامع ترین آیت:

اس آیت (النحل۔90) کی جامعیت کی وجہ سے حضرت عمر بن عبدالعزیز نے خطبا اور آئمہ مساجد کو حکم جاری کیا کہ اس آیت کو خطبہ جمعہ میں شامل کریں۔

اس آیت کے اندر تین باتوں کا حکم دیا گیا اور تین باتوں سے منع کیا گیا۔

عدل،

احسان،

قرباء کو دینا،

عہدالٰہی کی پاسداری،

فواحش کی ممانعت

و منکرات کی ممانعت،

اور بغاوت / سرکشی کی ممانعت،

حلف اور عہد وپیمان کی حفاظت کرو

وَاَوْفُوْا بِعَهْدِ اللّٰهِ اِذَا عَاهَدْتُّمْ وَلَا تَنْقُضُوا الْاَيْمَانَ بَعْدَ تَوْكِيْدِهَا وَقَدْ جَعَلْتُمُ اللّٰهَ عَلَيْكُمْ كَفِيْلًا ۭ اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ۔

اللہ کے عہد کو پورا کرو جبکہ تم نے اس سے کوئی عہد باندھا ہو، اور اپنی قسمیں پختہ کرنے کے بعد توڑ نہ ڈالو جبکہ تم اللہ کو اپنے اوپر گواہ بنا چکے ہو اللہ تمہارے سب افعال سے باخبر ہے۔(النحل۔91)

Honour Allah's covenant when you make a pledge, and do not break your oaths after confirming them, having made Allah your guarantor. Surely Allah knows all you do.

ایک مذہب و مسلک

وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَعَلَكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً

اگر اللہ چاہتا تو دنیا بھر کا ایک ہی مذہب و مسلک ہوتا ہے۔۔۔۔۔۔۔(النحل۔93)

Had Allah willed, He could have easily made you one Religion.

لیکن وہ تمہیں آزمانا چاہتا ہے۔۔ تمہارے اعمال کی بازپرس کرنے والا ہے۔۔

جو تمھارے پاس ہے ختم ہو جائے گا جو اللہ کے پاس ہے باقی رہے گا

مَا عِنْدَكُمْ يَنْفَدُ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ بَاقٍ ۗ وَلَنَجْزِيَنَّ الَّذِيْنَ صَبَرُوْٓا اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ۔

جو تمہارے پاس ہے ختم ہو جائے گا اور جو اللہ کے پاس ہے کبھی ختم نہ ہو گا اور ہم صبر کرنے والوں کو ان کے اچھے کاموں کا جو کرتے تھے ضرور بدلہ دیں گے۔(النحل۔96)

Whatever you have will end, but whatever Allah has is everlasting. And We will certainly reward the steadfast according to the best of their deeds.

اعمال صالحہ میں مرد و عورت کا اجر برابر

مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً ۚ وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ۔

جس نے نیک کام کیا مرد ہو یا عورت اور وہ ایمان بھی رکھتا ہے تو ہم اسے ضرور اچھی زندگی (حياة طيبة) بسر کرائیں گے۔ اور (آخرت میں) ایسے لوگوں کو ان کے اجر ان کے بہترین اعمال کے مطابق بخشیں گے۔(النحل۔97)

Whoever does good, whether male or female, and is a believer, We will surely bless them with a good life, and We will certainly reward them according to the best of their deeds.

حیات طیّبہ کیا ہے؟

What is Blissful Life?

حیات طیبہ یعنی بابرکت زندگی سے مراد دنیا کی زندگی ہے،اس لئے آخرت کی زندگی کا ذکر اگلے جملے میں ہے اور مطلب یہ ہے کہ ایک مومن باکردار کو صالحانہ اور متقیانہ زندگی گزارنے اور اللہ کی عبادت واطاعت اور زہد و قناعت میں جو لذت و حلاوت محسوس ہوتی ہے،وہ ان صفات کے بغیر شخص کو دنیا بھر کی آسائشوں اور سہولتوں کے باوجود میسر نہیں آتی،بلکہ وہ ایک طرح کی بے چینی و اضطراب کا شکار رہتا ہے۔

بندہ مومن کو دنیا میں بھی پاک اور حلال روزی، قناعت،خوش نفسی،سعادت،پاکیزگی،عبادت کا لطف،اطاعت کا مزہ،دل کا سکون اور اطمینان،سینے کی وسعت اور کشادگی،سب ہی کچھ اللہ کی طرف سے ایماندار نیک عامل کو عطا ہوتی ہے۔

چناچہ مسند احمد میں ہے رسول اللہؐ فرماتے ہیں:

قد أفلح من أسلم وكان رزقُهُ كَفَافًا وقَنَّعَهُ الله بما آتاه

اس نے فلاح حاصل کرلی جو ایمان کی دولت سے بہرہ مند ہو گیا،اور اسے بقدر ضرورت رزق عطا کیا گیا اور جو ملا اس پر قناعت بھی نصیب ہو گئی۔۔(مسلم،ترمذی)

قرآن کی تلاوت سے پہلے تعوّذ،

فَاِذَا قَرَأْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

توجب تم قرآن پڑھو تو اللہ کی پناہ مانگو شیطان مردود سے۔(النحل۔98)

When you recite the Quran, seek refuge with Allah from Satan, the accursed.

خطاب اگرچہ نبی سے ہے لیکن مخاطب ساری امت ہے۔یعنی تلاوت کے آغاز میں: اَ عُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔پڑھا جائے۔

جبریل امینؑ۔روح القدس،

حالت اضطرار میں کلمہ کفر کہنے کی مشروط اجازت،

اِلَّا مَنْ اُكْرِهَ وَقَلْبُهٗ مُطْمَىِٕنٌّۢ بِالْاِيْمَانِ۔ (النحل۔106)

Except, those who are forced while their hearts are firm in faith.

قیامت والے دن ہر شخص کو اپنی فکر ہو گی

يَوْمَ تَاْتِيْ كُلُّ نَفْسٍ تُجَادِلُ عَنْ نَّفْسِهَا وَتُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ۔

جس دن کہ ہر شخص اپنے ہی بچاؤ کی فکر میں لگا ہوا ہو گا اور ہر ایک کو اس کے عمل کا پورا بدلہ دیا جائے گا اور کسی پر ذرہ برابر ظلم نہ ہو گا۔(النحل۔111)

On the Day when every soul will come disputing [i.e., pleading] for itself, and every soul will be fully compensated for what it did, and they will not be wronged [i.e., treated unjustly].

حلال اور پاکیزہ رزق کھاو

فَكُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ حَلٰلًا طَيِّبًا ۠ وَّاشْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ

جو کچھ حلال اور پاکیزہ روزی اللہ نے تمہیں دے رکھی ہے اسے کھاؤ اور اللہ کی نعمت کا شکر کرو اگر تم اس کی عبادت کرتے ہو۔ (النحل۔114)

So eat from the good, lawful things which Allah has provided for you, and be grateful for Allah’s favours, if you truly worship Him alone.

اپنی مرضی سے حلال و حرام نہ بناؤ

وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَا تَصِفُ اَلْسِنَتُكُمُ الْكَذِبَ هٰذَا حَلٰلٌ وَّهٰذَا حَرَامٌ لِّتَفْتَرُوْا عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ ۭ اِنَّ الَّذِيْنَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ لَا يُفْلِحُوْنَ ۭ

کسی چیز کو اپنی زبان سے جھوٹ موٹ نہ کہہ دیا کرو کہ یہ حلال ہے اور یہ حرام ہے کہ اللہ پر جھوٹ بہتان باندھ لو، (ا) سمجھ لو کہ اللہ تعالٰی پر بہتان بازی کرنے والے کامیابی سے محروم ہی رہتے ہیں۔(النحل۔116)

Do not falsely declare with your tongues, “This is lawful, and that is unlawful,” only fabricating lies against Allah. Indeed, those who fabricate lies against Allah will never succeed.

گناہ کے بعد توبہ، اصلاح کرنے والوں کیلئے مغفرت اور رحمت

ثُمَّ اِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِيْنَ عَمِلُوا السُّوْٓءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابُوْا مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ وَاَصْلَحُوْٓا ۙ اِنَّ رَبَّكَ مِنْۢ بَعْدِهَا لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ۔

البتہ جن لوگوں نے جہالت کی بنا پر برا عمل کیا اور پھر توبہ کرکے اپنے عمل کی اصلاح کرلی تو یقیناً توبہ واصلاح کے بعد تیرا رب اُن کے لیے غفور اور رحیم ہے۔(النحل۔119)

As for those who commit evil ignorantly or recklessly, then repent afterwards and mend their ways, then your Lord is surely All-Forgiving, Most Merciful.

حضرت ابراہیم علیہ اسلام کے اوصاف

اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ كَانَ اُمَّةً قَانِتًا لِّلّٰهِ حَنِيْفًا ؕ وَلَمْ يَكُ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۙ۔ شَاكِرًا لِّاَنْعُمِهٖ ؕ اِجْتَبٰـهُ وَهَدٰٮهُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ۔ وَاٰتَيْنٰهُ فِى الدُّنْيَا حَسَنَةً ؕ وَاِنَّهٗ فِى الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ؕ۔

بے شک، ابراہیمؑ اپنی ذات میں ایک پوری امت تھا، اللہ کا مطیع فرمان اور شرک کرنے والوں میں سے نہ تھا۔ اللہ کی نعمتوں کا شکر ادا کرنے والا تھا اللہ نے اس کو منتخب کر لیا اور سیدھا راستہ دکھایا۔ دنیا میں اس کو بھلائی دی اور آخرت میں وہ یقیناً نیکوکاروں میں سے ہو گا۔(النحل۔120-123)

Indeed, Abraham was a model of excellence: devoted to Allah, perfectly upright—not a polytheist—utterly grateful for Allah’s favours. So He chose him and guided him to the Straight Path. We blessed him with all goodness in this

world, and in the Hereafter he will certainly be among the righteous.

حضرت ابراہیمؑ کی صفات

اپنی ذات میں امّت۔ اکیلا دین کا علمبر دار،

اللہ کا مطیع اور اسکے دین کیلئے یکسو،

توحید پر کاربند،

شکر گزار،

اللہ کا منتخب کردہ،

صراط مستقیم پر چلنے والا،

دنیا میں بھلائی کا حقدار

اور آخرت میں نیکوکار،

امّت، امام اور پیشوا،

علمبر دار حق و صداقت،

قانت کے معنی ہے اطاعت گزار اور فرماں بردار،

حنیف:۔ یعنی ہر آستانے سے منہ پھیر کر صرف اللہ تعالی کا ہو جانے والا، شرک سے بیزار، مسلم۔

إِذ قالَ لَهُ رَبُّهُ أَسلِم ۖ قالَ أَسلَمتُ لِرَبِّ العالَمينَ (سورۃالبقرہ:۔ آیت131)

جب اسے اس کے رب نے کہا فرمانبردار ہو جا تو کہا میں جہانوں کے پروردگار کا فرمانبردار ہوں۔

اِنَّ اِبْرَاهِيْمَ لَحَلِيْمٌ اَوَّاهٌ مُّنِيْبٌ۔

بے شک ابراہیم بردبار نرم دل اور اللہ کی طرف رجوع کرنے والا تھا۔(سورۃ ھود:۔آیت 75)

حلیم:۔ صبر و تحمل کا مظاہرہ کرنے والا

اوّاہ: نرم دل، رقیق القلب، خداترس۔

منیب: اللہ تعالی کی طرف رجوع کرنے والا، اس کی طرف بار بار پلٹنے والا۔

سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی فطرت میں چونکہ اللہ تعالی نے انابت کا ملکہ رکھا تھا اسی لیے اللہ تعالی نے آپ کو منیب قرار دیا ہے کہ آپ کثرت سے اللہ کی طرف لوٹنے والے تھے۔ ہر بات میں ہر تکلیف کے وقت آپ کا رجوع اللہ کی ذات کی طرف ہوتا تھا۔

وَاذْكُرْ فِى الْكِتَابِ اِبْرَاهِيْمَ ۚ اِنَّهٗ كَانَ صِدِّيْقًا نَّبِيًّا۔

اور کتاب میں ابراہیم کا ذکر کیجئے، بے شک وہ راست باز اور نبی تھے۔سورۃ مریم:۔ آیت 41

صِدِّیۡق:۔ حق کی تصدیق کرنے والا۔

سیدنا ابراہیم علیہ السلام کو جو بنیادی اعتقادات اور شریعت دی گئی آپ علیہ السلام نے ساری زندگی اس کا مصداق بن کر گزاری اور اس راستے میں جو بھی امتحان دینا پڑا اس میں کامیاب ہوئے اور جو بھی تکلیف اٹھانا پڑی اسے خندہ پیشانی سے برداشت کیا۔

انابت:۔ بارگاہ الہی میں توبہ و استغفار کرنے والا۔

انبیاء معصوم عن الخطا ہوتے ہیں لیکن حضرت ابراہیم علیہ السلام کے حوالے سے قرآن مجید بار بار اس طرف متوجہ کرتا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اللہ تعالی کو پکارا اللہ تعالی کی بارگاہ میں توبہ و استغفار کیا اور یہی انبیاء علیہ السلام اور ان کی اتباع کرنے والوں کا شیوا ءہے۔

شکر گزار:۔ نعمتوں پر شکر ادا کرنے والا

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ وَهَبَ لِىْ عَلَى الْكِبَرِ اِسْمَاعِيْلَ وَاِسْحَاقَ ۚ اِنَّ رَبِّىْ لَسَمِيْعُ الدُّعَآءِ

اللہ کا شکر ہے جس نے مجھے اتنی بڑی عمر میں اسماعیل اور اسحاق بخشے، بے شک میرا رب دعاؤں کا سننے والا ہے۔(سورۃ ابراہیم:۔ آیت 39)

نعمتوں پر شکر، نعمتوں میں اضافہ کا سبب بنتا ہے۔ اسی لیے اللہ رب العالمین کی عطاکردہ نعمتوں پر شکر ادا کرنا چاہیے۔

صاحب قلب سلیم: ایسا دل جو تمام اعتقادی و اخلاقی خرابیوں (شرک و نفاق اور فسق و فجور کی ہر آلائش) سے پاک ہو۔

اِذْ جَآءَ رَبَّهٗ بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ۔ جب کہ وہ پاک دل سے اپنے رب کی طرف رجوع ہوا۔ سورۃ صافات:۔ آیت 84

سیدنا ابراہیم علیہ السلام کا اصل سرمایہ قلب سلیم ہے۔ قلب سلیم سے مراد وہ دل ہے۔ جس کی منزل اللہ تعالیٰ کی ذات ہو اس کا راستہ صراط مستقیم ہو۔

اوپر قرآن مجید کی روشنی میں حضرت ابراہیمؑ کی صفات کا خلاصہ پیش کیا گیا۔

دین کی دعوت حکمت اور اچھی نصیحت کے ساتھ

اُدْعُ اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِىْ هِىَ اَحْسَنُ ۗ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ۔

اپنے رب کے راستے کی طرف دانشمندی، حکمت اور عمدہ نصیحت سے دعوت دیجئے اور ان سے بہترین طریقے سے گفتگو کیجئے۔
بے شک تمہارا رب ہی زیادہ بہتر جانتا ہے کہ کون اس کی راہ سے بھٹکا ہوا ہے اور کون راہ راست پر ہے۔ (النحل۔125)

Invite all to the Way of your Lord with wisdom and kind advice, and only debate with them in the best manner. Surely your Lord alone knows best who has strayed from His Way and who is rightly guided.

اس آیت میں تبلیغ و دعوت کے اصول بیان کئے گئے ہیں جو حکمت، اصلاحات کی مناسبت پر مبنی ہیں۔

ہمیشہ جدال بالاَحسن (مثبت ڈائیلاگ) کرنا ہے۔

اسی طرح درشتی اور تلخی سے بچتے ہوئے نرم و مشفقانہ لب و لہجہ اختیار کرنا ہے۔

دین کی بات کو لاٹھی اور پتھر نہ بنایا جائے۔

دین کی بات کوئی ڈنڈا نہیں ہے کہ کسی کو مار دیا جائے۔

اسی طرح آپ ﷺ کو ہدایت فرمائی گئی کہ آپؐ (اور آپؐ کی امّت) ہدایت کے ذمے دار نہیں۔

آپ صرف آگاہ کرنے والے ہیں، آپ پر پیغام کا پہنچادینا فرض ہے۔

Always invite people with Wisdom and Kindness.

Always make positive and constructive discussions.

Your Duty is to convey the message of Islam only.

You are not responsible for their guidance.

خلاصہ قرآن پر اپنی قیمتی تجاویز، آراء اور تبصروں سے ضرور آگاہ فرمائیں

For Feedback, Comments and Suggestions Please Contact:

Mobile: +44 785 3099 327

Email: hafizmsajjad@gmail.com